﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۱۰ | جمعۃ المبارک ۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء | ۲۳/صفر ۱۴۲۴ھ ہجری قمری ۲۵/شہادت ۱۳۸۲ھ ہجری شمسی | شمارہ ۱۷

دل غمگین ہے مگر ہم رضائے الٰہی پر راضی ہیں

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادہ ابراہیمؓ آخری سانس لے رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپؐ فرما رہے تھے۔

آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ دل غمگین ہے مگر ہم وہی کہیں گے جس پر ہمارا ربّ راضی ہے۔ اے ابراہیم ہم تیرے جانے کی وجہ سے غمزدہ ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب انابک لمحزونون)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر اور دینِ اسلام کی زمین کے کناروں تک اشاعت کرنے والے امام جماعت احمدیہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حضور نے ۱۹۔اپریل ۲۰۰۳ء کو لندن وقت کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے وفات پائی

(ربوہ:۱۹۔اپریل ۲۰۰۳ء) انتہائی رنج اور غم اور دکھ کے ساتھ تمام جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آج مورخہ ۱۹۔اپریل ۲۰۰۳ء لندن وقت کے مطابق

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے۔

سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے قدرت ثانیہ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کا پر شوکت اعلان)

”ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۳ء بروز منگل بعد نماز مغرب وعشاء مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ، کی مقرر کردہ مجلسِ انتخاب خلافت کا اجلاس بصدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں حسبِ قواعد ہر رکن نے خلافتِ احمدیہ سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سلّمہٗ رَبُّہٗ کو خلیفۃ المسیح منتخب کیا۔ اراکینِ مجلس انتخاب خلافت نے اسی وقت آپ کی بیعت کی جس کے بعد احباب کو مسجد میں آنے کی عام اجازت دے دی گئی۔ اور مسجد اور گردونواح کے جملہ موجود احباب جماعت نے جن کی تعداد تقریباً دس اور گیارہ ہزار کے درمیان تھی آپ کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرماتے ہوئے اسے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

اے ہمارے رحیم اور رحمٰن خدا ! اے ہمارے کریم اور ودود ربّ! ہم تیرے شکرگزار ہیں کہ تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا اور ہماری حالتِ خوف کو ایک بار پھر امن میں بدل دیا۔ اے ہمارے قادر اور قیوم خدا ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک بار پھر تیرے مسیح اور مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی مندرج رسالہ الوصیت پوری شان اور شوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ وللہ الحمد!

والسلام خاکسار

عطاء المجیب راشد

سیکرٹری مجلسِ شوریٰ ۲۲/اپریل ۲۰۰۳

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا پہلا خطاب عام

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بیعت عام سے قبل مختصر سا خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

”احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین“

ہمارے خبیر خدا نے چودہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ کو ماضی کے حوالے سے بھی اور آئندہ زمانے میں ہونے والی ایجادات اور پیش آنے والے واقعات سے متعلق بھی تفصیل سے خبریں عطا فرمائیں جو بڑی شان سے پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱/اپریل ۲۰۰۳ء)

(لندن ۱۱/اپریل): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کا مضمون آج کے خطبہ سے شروع ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے صفت الخبیر سے متعلق قرآن کریم کی آیات سورۃ النساء:۱۳۶، سورہ الانعام:۱۹، سورۃ الانعام:۷۴، سورۃ الانعام:۱۰۴ کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔

آیات قرآنی کے بعد صفت الخبیر کی لغوی بحث پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو تجربہ میں ماہر ہوں ان کو بھی خبیر کہا جاتا ہے جیسے کہتے ہیں خَبِيْرٌ فِي هَنْدَسَةِ الْبِنَاءِ یعنی وہ تعمیراتی انجینئرنگ کا ماہر ہے۔ حاکم کو بھی اصطلاحاً خبیر کہتے ہیں۔ الخبیر اللہ تعالیٰ کا نام ہے جس کا مطلب ہے کہ جو ہو چکا ہے اور جو ہونے

والا ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ اَلْخُبْرَۃُ باطنی امور کی خبر کو کہتے ہیں جیسے قرآن کریم میں فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی باطنی حالتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ خَبِیْرٌ، مُخْبِرٌ کے معنوں میں بھی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ اور وہ تمہیں خبر دے گا اس کی جو تم کیا کرتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بتایا کہ خبیر جب خدا تعالیٰ کے لئے بولتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ اس کے علم کے احاطے سے کوئی چیز باہر نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ ﴿خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾: بدیوں سے رکنے کے لئے اس آیت کا مطالعہ بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ساتھ ہے۔ ہمارے ہر کام سے باخبر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل نزول قرآن کے زمانہ میں ہمارے خبیر خدا نے آئندہ زمانہ میں ہونے والی ایجادات کا اور آئندہ پیش آنے والے واقعات کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ لیکن آج کے زمانے میں وہ خبریں حقیقت بن کر ہمارے سامنے آ رہی ہیں تو نہ صرف ہمیں اُن خبروں کو سمجھنے کی توفیق مل رہی ہے بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن نازل ہوا، ان کے مقام اور مرتبہ کی عظمت بھی روشن ہوتی جا رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ماضی کی بعض ایسی خبروں کا ذکر فرمایا جن کا آنحضرتؐ کے زمانے میں کسی کو بھی علم نہیں تھا مگر ان کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کو خبر دی گئی، اسی طرح ماضی کے حوالے سے مستقبل کی خبریں بھی دی گئیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے متعلق ذکر ملتا ہے۔ حضرت نوحؑ کی کشتی کا جو ذکر ہے وہ آئندہ زمانے میں بطور نشان ظاہر ہونے والی چیز ہے۔ مختلف لوگوں نے مختلف سائنسدانوں نے مختلف نظریات پیش کئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اس سلسلے میں بہت تحقیق کروائی ہے۔ حضرت نوحؑ کی کشتی محفوظ ضرور ہے مگر کسی پہاڑ کی چوٹی پر نہیں وہ غالباً بحر مردار کی گہرائی میں کہیں پڑی ہوئی ہے اور میرا اپنا خیال یہ ہے کہ وہ اس سے کسی وقت نکالی جائے گی۔ بعض احمدی سائنسدان میری طرف سے اس کام پر مقرر ہیں وہ مسلسل تحقیق کر رہے ہیں۔

فرعون کی لاش باقی رکھے جانے کی خبر جو کہ ﴿فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً۔ ......﴾ (یونس:۹۳) کے الفاظ میں آنحضرتؐ کو دی گئی اس بارہ میں حضرت رسول اللہؐ کے زمانے میں اہل عرب کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اس کی لاش کہیں مل جائے گی۔ تو خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس زمانے میں خبر دے دی۔ اسی طرح یہ دو سمندر ملانے کا جو تصور ہے ﴿وَھُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ ھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۔ ......﴾ (سورۃ الفرقان: ۵۴) یہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کسی عرب کو نہیں تھا۔ اب دیکھئے یہ پیشگوئی کس شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے۔ بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کا ذکر ہے۔ بحر الکاہل نسبتاً میٹھے پانی کا سمندر ہے اور بحر اوقیانوس کڑوے پانی کا۔ ان دونوں سمندروں کو چالیس میل لمبی نہر پانامہ کے ذریعہ ملا دیا گیا ہے جو کہ امریکہ نے ۱۹۰۴ء سے لے کر ۱۹۱۴ء کے عرصہ میں بنائی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پھر آنحضرت ﷺ کو یہ بھی بتایا گیا کہ آسمان سے آگ کی بارش برسے گی جیسے فرمایا: ﴿یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۔......﴾ (الرحمن : ۳۶) تم دونوں پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے۔ خلانورد سائنسدان جب راکٹوں میں بیٹھ کر آسمان پر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو اُن کے اوپر اسی طرح شعلے لپکتے ہیں اور ان کے لئے ممکن نہیں ہے کہ ان راکٹوں سے باہر کی فضا میں ایک سیکنڈ بھی سانس لے سکیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیشگوئی جو تھی آنحضرتؐ کے زمانے میں بعید از قیاس تھی وہ پوری ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایٹم بم اور دوسرے تباہ کن ہتھیاروں کی خبر کا بھی ذکر کیا کہ ﴿مَآ اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَۃُ۔﴾ (سورۃ الھمزۃ: ۶ تا ۱۰)۔ ''اور تجھے کیا بتائیں کہ حُطَمَہ کیا ہے''۔ حطمہ سے مراد ایٹم ہے اور ایٹم اور حطم کا تلفظ بھی آپس میں ملتے ہیں۔ اب کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ چھوٹے سے ذرّے کے اندر آگ بھڑکائی جائے گی جو دلوں پر لپکے گی۔ اب سائنسدان خوب جانتے ہیں کہ ایٹم پھٹنے سے پہلے عمودی شکل میں لمبا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد پھر جب وہ پھٹتا ہے تو پھر تباہی آتی ہے اور اس کی آگ گرمی کی وجہ سے نہیں مارتی لوگوں کو بلکہ اس کی ریڈیائی شعاعیں گرمی کی شعاعوں سے پہلے جا کے دلوں کو اچک لیتی ہیں۔ اور بالکل یہی بات قرآن کریم میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق جس شان سے صفت خبیر ظاہر ہوئی اس کی چند مثالیں فرمائیں۔

۷ر ہجری میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط لکھے جن میں سے ایک خط کسریٰ شاہ ایران کو بھی تحریر کیا جب اس نے آنحضرت ﷺ کا خط پڑھا تو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اس پر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسی طرح کسریٰ کی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ دوسری طرف اس نے دو آدمی آپ کی گرفتاری کے لئے روانہ کئے جب وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو حضورؐ نے خط دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ تم کل تک یہیں ٹھہرو میں کل اس کا جواب دوں گا۔ پھر دوسرے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میرے ربّ نے تمہارے ربّ کو قتل کر دیا ہے۔ جب وہ واپس گئے تو بیان کرتے ہیں کہ یمن سے واپس آنے والے ایک شخص نے اطلاع کی کہ رات ہمارا کسریٰ اپنے بیٹے کے ہاتھ سے قتل ہو گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی بعض پیش خبریاں علیم خبیر خدا کی طرف سے دی گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو الہام ہوا ''زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار''۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں کی تھی۔ اس کے مطابق انقلاب روس میں زار اور اس کے خاندان کے ساتھ انتہائی ذلّت آمیز اور دردناک سلوک ہوا۔ پہلے وہ بادشاہی سے دستبردار ہوا۔ پھر قید میں اذیت ناک زندگی گزاری اور ۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء کو خاندان کے جملہ افراد کے ساتھ اسے قتل کر دیا گیا۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل کی شہادت کی خبر کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو خبر دی گئی: ''شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ'' دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا۔ چنانچہ اس خبر کے مطابق حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل کے شاگرد تھے۔ نہایت بے دردی سے وسط ۱۹۰۱ء میں سرزمینِ کابل میں شہید کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے افغانستان کے اس وقت کے امیر عبدالرحمٰن خان کو جو آپ کی شہادت کا باعث بنا تھا۔ اس کو بھی اپنی قہری تجلی سے پکڑ لیا۔ چنانچہ اس پر فالج کا حملہ ہوا اور ایک ماہ بعد ۳ر اکتوبر ۱۹۰۱ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو ۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء بروز منگل بڑے دردناک طریقہ سے کابل میں شہید کر دیا گیا۔ چنانچہ ایک خوفناک آندھی اور ایک خطرناک وبا کے ذریعہ سردار نصراللہ خان (جس نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید پر قتل کا فتویٰ دائر کیا تھا) قہری تجلّی کا نشان بنتے ہوئے مارا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ملک غلام حسین صاحب جو کہ نانبائی کا کام کرتے تھے ان کے بیٹے کے متعلق ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؑ کو رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ وہ ڈپٹی کمشنر بنے گا۔ چنانچہ اس نے واقعۃً اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے خوب ترقی کی اور ایک مرتبہ قائمقام ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ سیر کے دوران ایک مقام پر اپنے سوٹے سے نشان لگاتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہاں سے ریلوے لائن گزرے گی اور بتایا جاتا ہے کہ بعینہٖ اس مقام پر ریلوے کی پٹڑی بچھائی گئی۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے عراق میں تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اب جو تصویریں دکھا رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جن ہاتھوں نے انہیں زخمی کیا ہے وہی ہاتھ اب مرہم پٹی بھی کر رہے ہیں اور اس کو بنی نوع انسان کی خدمت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ساری دنیا میں پراپیگنڈا ہو رہا ہے کہ دیکھو ہم مظلوم عراقیوں کو پانی بھی دے رہے ہیں اور روٹی بھی دے رہے ہیں کپڑے بھی دے رہے ہیں حالانکہ ان کا پانی انہوں نے چھینا، ان کی روٹی انہوں نے چھینی، ان کے کپڑے بھی یہ چھین کر لے گئے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان قوموں سے کیا سلوک کرے گا۔ ہمیں تو ان پر رحم ہی آتا ہے، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

****

ترا وصال ترا وصلِ یار ہے جاناں

حضور بزم سے یوں روٹھ جایا کرتے نہیں
حضور اپنوں سے دامن چھڑایا کرتے نہیں

حضور حدِّ ادب ہے وگرنہ عرض کریں
کہ دل گرفتہ دلوں کو رلایا کرتے نہیں

حضور گھر پہ کوئی ہو نہ ہو ترے درویش
گدا ہیں ایسے کبھی در سے جایا کرتے نہیں

حضور آنے کا وعدہ وفا نہ ہو پھر بھی
کبھی نہ آنے کے اِمکاں جتایا کرتے نہیں

حضور وصل کے گُل رنگ خواب ہوں جس میں
سفید پیرہن اُس دل کو بھایا کرتے نہیں

حضور غم کی سیاہ رات ہو قبول جنہیں
وہ غم کا حال کسی کو سنایا کرتے نہیں

تِرا وصال تِرا وصلِ یار ہے جاناں
وگرنہ وقتِ وِداع مُسکرایا کرتے نہیں

(مبشر احمد محمود۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا مختصر سوانحی خاکہ

مرتبہ :محمد محمود طاہر صاحب

☆حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع 18 ؍دسمبر 1928ء بروز منگل بمطابق 5؍رجب 1347ھ حضرت مصلح موعود کے ہاں حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ (امّ طاہر) کے بطن سے قادیان دارالامان میں پیدا ہوئے۔اگلے دن ریل کی آمد کی وجہ سے قادیان میں جشن کا سماں تھا۔

☆آپ نے اپنے بزرگ والدین کی نگرانی میں قادیان کی مقدس سرزمین میں پرورش پائی۔

☆ابتدائی تعلیم قادیان سے ہی حاصل کی اور 1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور بی۔اے پرائیویٹ کیا۔

☆5مارچ 1944ء میں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ انتقال کر گئیں۔

☆1947ء میں تقسیم برصغیر کے وقت حفاظت مرکز قادیان کی ڈیوٹیاں دیں اور پھر ہجرت پاکستان۔

☆7؍دسمبر 1949ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 1953ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

☆1955ء میں مزید تعلیم کیلئے لندن گئے۔لندن یونیورسٹی میں داخلہ لے کر انگریزی صوتیات کا مضمون منتخب کیا اور انگریزی میں مہارت حاصل کی۔4؍اکتوبر 1957ء کو آپ پاکستان واپس تشریف لائے۔

☆5؍دسمبر 1957ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم بنت صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ وصاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا۔9؍دسمبر کو شادی ہوئی اور 11؍دسمبر کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

☆1958ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام ہوا حضرت مصلح موعود نے عہدے داروں میں سب سے پہلا نام آپ کا لکھا پھر ناظم ارشاد وقف جدید مقرر فرمایا۔اس عہدہ پر آپ انتخاب خلافت تک فائز رہے۔

☆1960ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ تقریر فرمائی۔

☆1962ء میں حضور کی کتاب 'مذہب کے نام پر خون' شائع ہوئی۔

☆1966ء تا 1969ء صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے۔

☆1970ء ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن کے طور پر تقرری۔

☆1974ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں شریک ہونے والے احمدیہ وفد میں نمائندگی۔

☆1975ء آپ کی تالیف سوانح فضل عمر جلد اوّل کی اشاعت۔

☆ یکم جنوری 1979ء صدر انصار اللہ مرکزیہ کے عہدے پر انتخاب جس پر آپ تا انتخاب خلافت فائز رہے۔

☆اولاد:-آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں سے نوازا۔

صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ (ولادت 1960ء)،صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (ولادت 1961ء)

صاحبزادی یاسمین رحمان مونا (ولادت ستمبر 1971ء)،صاحبزادی عطیۃ الحبیب طوبیٰ (ولادت 1974ء)

دور خلافت رابعہ

☆10؍جون 1982ء کو آپ کو حضرت مسیح موعود کا چوتھا خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔اسی روز آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نماز جنازہ پڑھائی۔11؍جون کو اپنے دور خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆ جولائی 1982ء دورہ یورپ کیلئے روانگی۔10؍ستمبر کو مسجد بشارت سپین کا افتتاح فرمایا۔

☆29؍اکتوبر 1982ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں بیوت الحمد منصوبہ کا اعلان فرمایا۔

☆15؍دسمبر 1982ء امریکہ کے لئے پانچ نئے مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کی تحریک فرمائی۔

☆25دسمبر 82ء مرکزی مجلس صحت کا قیام۔

☆26 تا 28؍دسمبر 82ء دور خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ ربوہ میں ہوا۔

☆28؍جنوری 83ء تحریک دعوت الی اللہ کا منظّم آغاز۔

☆ یکم اپریل 83ء آپ کے دور کی پہلی مجلس مشاورت۔

☆11؍اپریل 83ء دار الضیافت کے جدید بلاک کی بالائی منزل کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆اگست 83ء حضور انور کا دورہ مشرق بعید و آسٹریلیا۔بیت الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد۔

☆26 تا 28؍دسمبر 83ء جلسہ سالانہ ربوہ میں جو ربوہ میں آپ کے دور کا آخری جلسہ سالانہ تھا،پونے تین لاکھ افراد کی شرکت۔

☆30؍مارچ تا یکم اپریل 1984ء جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت آپ کی صدارت میں ربوہ میں ہونیوالی آخری مجلس شوریٰ۔

☆20؍اپریل 84ء مسجد اقصیٰ ربوہ میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆26؍اپریل 84ء صدر پاکستان کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

☆28؍اپریل 84ء مسجد مبارک میں بعد عشاء احباب سے خطاب 29؍اپریل کو سفر یورپ کے لئے ربوہ سے روانگی اور 30؍اپریل کو بحفاظت الٰہی آپ لندن پہنچ گئے۔

☆4؍مئی 84ء قیام لندن کے دور کا پہلا خطبہ جمعہ

☆20 جولائی 84ء سے 17 مئی 85ء تک حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض کے جواب میں خطبات کا سلسلہ جو اب ''زہق الباطل'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

☆14؍مارچ 86ء اسیران اور شہداء کے لواحقین کے لئے 'سیدنا بلال فنڈ' کی تحریک جاری فرمائی۔

☆20؍ستمبر 86ء بیت الاسلام کینیڈا کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆3؍اپریل 1987ء وقف نو کی عظیم الشان تحریک کا اعلان

☆ یکم اگست 87ء نائیجیریا کے دو بادشاہوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کا تبرک عنایت فرمایا۔

☆ جنوری 1988ء حضور انور کا مغربی افریقہ کے ممالک کا پہلا دورہ۔

☆10 جون 1988ء تمام جماعت کی نمائندگی میں حضور انور نے تمام معاندین کو مباہلہ کا چیلنج دیا جس کے بعد کئی عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔

☆اگست 1988ء حضور کا مشرقی افریقہ کے ممالک کا پہلا دورہ۔

☆23 مارچ 1989ء صد سالہ جشن تشکر کا آغاز۔ربوہ میں جشن منانے پر پابندی لگا دی گئی۔

☆ جولائی 89ء حضور انور کا دورہ مشرق بعید۔

☆3 نومبر 89ء تمام ممالک میں ذیلی تنظیموں کے صدارتی نظام کا اعلان۔

☆10 نومبر 89ء Friday the 10th کا رؤیا پورا ہوا اور دیوار برلن گرا دی گئی۔

☆24 نومبر 89ء پانچ بنیادی اخلاق اختیار کرنے کی تحریک فرمائی۔

☆ دسمبر 1991ء حضور انور کا تاریخی سفر قادیان۔100ویں جلسہ سالانہ سے خطابات۔

☆31 جنوری 1992ء حضور انور کا خطبہ جمعہ پہلی بار مواصلاتی سیارے کے ذریعہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔

☆3؍اپریل 1992ء حضور کی حرم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات۔

☆ جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھا گیا۔

☆21؍اگست 92ء حضور کے خطبات چار براعظموں میں نشر ہونے شروع ہوئے۔

☆17؍اکتوبر 92ء بیت الذکر ٹورانٹو کا افتتاح فرمایا۔حضور کے خطبات کینیڈا سے براہ راست نشر ہوئے۔

☆26 تا 28 دسمبر 92ء جلسہ سالانہ قادیان۔لندن میں قادیان کیلئے جلسہ 8 افراد کی بیعت۔پہلی بار بیعت سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہوئی۔

☆16؍اپریل 93ء حضور نے اپنی بیٹی یاسمین رحمان مونا کا نکاح پڑھا۔سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہونے والا یہ پہلا نکاح تھا۔

☆31 جولائی 93ء پہلی عالمی بیعت 2 لاکھ افراد کی سلسلہ میں شمولیت اس کے بعد 2002ء تک علی الترتیب 4 لاکھ‘8 لاکھ‘16 لاکھ‘30 لاکھ‘50 لاکھ‘ایک کروڑ‘ چار کروڑ‘8 کروڑ اور دو کروڑ افراد نے بیعت کی۔

☆31 دسمبر 93ء حضور نے ماریشس میں خطبہ دیا اور ایم ٹی اے کی نشریات 12 گھنٹے کرنے کا اعلان۔

☆1993ء عالمی درس القرآن کا آغاز۔ ☆7 جنوری 94ء ایم ٹی اے کی باقاعدہ نشریات کا آغاز۔ الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ اجراء۔

☆23 مارچ 94ء ایم ٹی اے پر ہومیوپیتھی کلاسز جبکہ 15 جولائی 94ء سے ترجمۃ القرآن کلاس کا اجراء۔

☆14؍اکتوبر 94ء بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ اور ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن امریکہ کا افتتاح فرمایا۔ ☆5 جولائی 96ء ایم ٹی اے کے پروگرام گلوبل بیم پر نشر ہونے لگے۔

☆1998ء جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور کے خطابات حاضری 23 ہزار۔

☆24 فروری 99ء حضور انور نے 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ ایم ٹی اے پر ترجمۃ القرآن کا دور مکمل فرمایا۔

☆2000ء میں حضور انور کا تاریخی دورہ انڈونیشیا۔

☆2002ء میں آپ کے دور خلافت کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

☆ہجرت کے بعد بیرون ممالک میں 13065 نئی مساجد کا اضافہ اور 985 نئے مشن ہاؤسز بنے۔

☆اب تک 56 زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو چکا ہے سو سے زائد زبانوں میں منتخب تراجم کروائے گئے۔

☆1984ء کے بعد 84 ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور اب خدا کے فضل سے 175 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔

☆21 فروری 2003ء غریب بچیوں کی شادی کیلئے ''مریم شادی فنڈ'' کی آخری تحریک فرمائی۔

☆18؍اپریل 2003ء کو مسجد الفضل لندن میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆18؍اپریل 2003ء مسجد الفضل لندن میں آخری مجلس عرفان ارشاد فرمائی۔

☆19؍اپریل 2003ء لندن وقت کے مطابق صبح 9 بج کر 30 منٹ پر 75 سال کی عمر میں اپنی رہائش گاہ پر آپ کی مطمئن روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611

Vol. 10　Friday, April 25, 2003　Issue No. 17

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع انتقال فرماگئے۔از صفحہ نمبر ا

ساڑھے نو بجے صبح سیدنا ومولانا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے ہیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہمارے دل اس صدمہ اور غم سے چُور ہیں مگر ہم اپنے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں یہی کہتے ہیں کہ ہمارے دل محزون ہیں اور ہماری آنکھیں اشکبار ہیں لیکن ہم اسی میں راضی ہیں جس میں ہمارے خدا کی رضا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو اس غم اور صدمے کو پورے صبر، ثبات قدم اور حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور جماعتی زندگی کی اس نہایت مشکل گھڑی میں اور اس نازک اور کٹھن مرحلے پر جماعت کا خود حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ کی طرح اب بھی ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے وفا کے تمام تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا میں مذکور اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے خود سامان فرمائے۔آمین

ہمیں یقین ہے اور کامل یقین ہے اور ہمارا سو سال سے زیادہ عرصہ کا تجربہ اس بات پر گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کبھی جماعت احمدیہ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔اب بھی وہی خدا ہمارا حامی اور مددگار اور محافظ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(مرزا مسرور احمد)
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
۱۹۔۴۔۲۰۰۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

عہد بیعت

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

آج میں مسرور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتا ہوں جس کی خوشخبری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عطا فرمائی تھی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت کا پابند رہنے کی کوشش کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھوں گا اور بحیثیت خلیفۃ المسیح آپ کی تمام معروف ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے میرے رب !میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔آمین۔

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں......(از صفحہ نمبر ا)

پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶،۳۰۷)

خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے۔لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے"۔

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء)

خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔تو دعائیں کریں حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں"۔

(الفضل ۲۸ جون ۱۹۸۲ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔